سیاحوں کیلئے معلوماتی کتابچہ

2011
Spirit of Swat

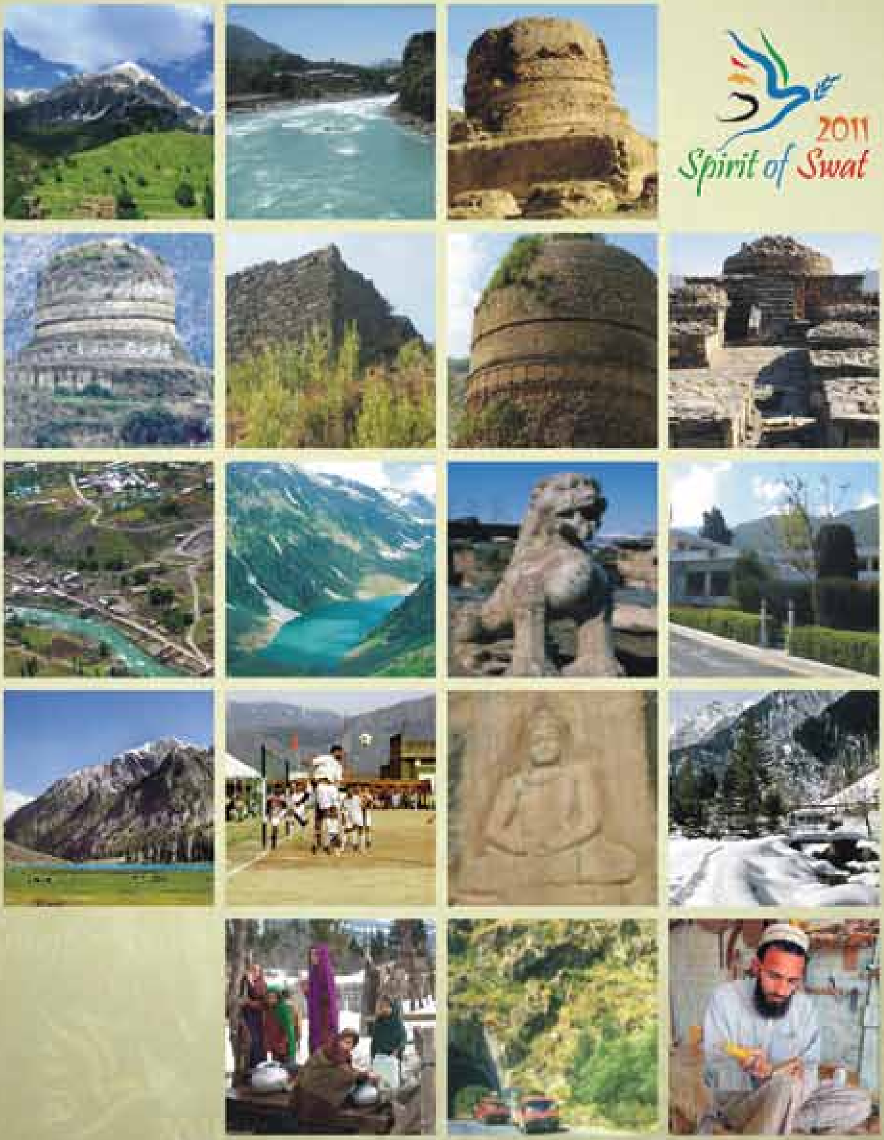

وادی سوات

ایک وادی جو کہ آبشاروں، جھیلوں، سرسبز اور برف پوش پہاڑوں سے بھرپور ہے۔

سوات:۔ سوات ایک ایسی وادی ہے جو آپ کی سوچوں کو قابو کرلے۔ سوات کی کہانی حسین ماضی اور سرسبز وادیوں سے بھرپور ہے جو کہ ایک بہترین تفریح مہیا کرتی ہے۔ سوات ایک جنت نظیر وادی ہے۔ جس کے ٹھنڈے چشمے صاف وشفاف دریا، لہلہاتے کھیت، پھلوں سے بھرپور باغات، سرسبز و شاداب چراگاہیں، اونچے اور خوبصورت پہاڑ، دلفریب موسم، بادلوں کا سایہ اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہ چیزیں لوگوں کو سوات آنے کیلئے بے چین کر دیتی ہے۔ سوات نہ صرف اپنی خوبصورتی بلکہ تاریخی لحاظ سے بھی کشش کا حامل ہے دنیا بھر کے لوگ سوات سیر و تفریح کیلئے آتے ہیں۔ سوات کے سادہ لوح لوگ، قدیم ثقافت اور قیمتی نوادرات یہاں آنے والوں کی توجہ کا مرکز بنتے ہیں۔ غرض یہ کہ سوات کا قدرتی حسن سوات آنے والوں کا دل موہ لیتا ہے۔

موجودہ دور میں دریائے سوات اور عہد قدیم میں سواستو (Swastu) پکارا جاتا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ سویتا (Sweta) سے نکلا ہے جس کے معنی سفید یا شفاف پانی کے ہیں۔ اس علاقہ کو اس کے صاف اور شفاف پانی سے بھرپور ندی نالوں کی وجہ سے ہی سواستو یا سویتا پکارا گیا ہو جو بعد میں سودا اور پھر سوات بن گیا۔ سوات کا حقیقی حسن اس کی بالائی وادیوں یعنی مدین، شانگلہ، میاندم، کالام اور اُشو میں دیکھا جاسکتا ہے جو سطح سمندر سے 1295 سے 2550 کلومیٹر کی بلندی پر واقع ہیں۔ حال ہی میں مالم جبہ کے مقام پر 'سکی' کرنے کا تفریحی مقام (Ski Resort) بنایا گیا ہے جو مینگورہ سے 39 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کے علاوہ جدید طرز پر بنائی گئی آرام گاہوں میں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کے تمام سامان میسر کیئے گئے ہیں۔

پاکستان کا سوئٹزرلینڈ

سوات کو پاکستان کا سوئٹزرلینڈ بھی کہا جاتا ہے۔ 1969 میں پاکستان کی دیگر ریاستوں کی طرح ریاست سوات بھی پاکستان میں ایک ضلع کی حیثیت سے مدغم کی گئی اور پہلی دفعہ سوات میں ڈپٹی کمشنر

وادی سوات اپنی فطری دلکشی اور رعنائی کی وجہ سے بلاشبہ پاکستان کا ایک حسین ترین خطہ ہے۔ اس کے قدرتی مناظر، شفاف ندیاں، طلسماتی جھیلیں، بلند آبشاریں، پرشور دریا اور بارونق میدانی علاقے ہر شخص کا دل موہ لیتے ہیں۔

سوات کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس خطہء ارضی کا ذکر قدیم ترین کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ قدیم کتب میں اسے اودیانہ کے نام سے پکارا گیا ہے جو سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں باغ یا گلستان۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ علاقہ زمانہء قدیم ہی سے اپنی خوبصورتی اور زرخیزی کے لحاظ سے منفرد حیثیت کا حامل رہا ہے۔ 10360 مربع کلومیٹر پر محیط وادی اپنی خوبصورتی اور دل ربائی کے اعتبار کیلئے بے مثال ہے۔ اس کی سرسبز و شاداب وادیاں، برف سے ڈھکی چوٹیاں، پھلوں سے بھرے باغات، خوبصورت قدرتی مناظر اور سحر انگیز جھیلیں کسی ارضی جنت کا سماں پیش کرتے ہیں۔ اپنے حسین قدرتی مناظر، آئینہ ور چشموں، جھیلوں اور فرحت بخش سبزہ زاروں کی وجہ سے یہ سرزمین جنت کہلاتی ہے۔ یہ وادی جنت نشاں اپنے دامن میں کئی اقسام کی عمارتی لکڑی، لذیز پھلوں، صحت بخش جڑی بوٹیوں اور کئی دوسری نباتاتی پیداوار اور معدنی اشیاء کے خزانے رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وادی کو سکندر اعظم کی فوج نے دل موہ لینے والی خوبصورتی کا نام دیا جبکہ چینی قافلوں نے اس کا ذکر "لٹکتی زنجیروں کی وادی" کے طور پر کیا۔ سوات نے عہد قدیم میں اس وقت نمایاں ترقی کی، جب یہاں بدھ مت کو عروج حاصل تھا۔ سوات کے مختلف علاقوں میں موجود 100 سے زیادہ آثار قدیمہ کے مقامات آج بھی دور قدیم کی منظر کشی کرتے ہیں۔ ان علاقوں میں بٹ کڑا، نجی گرام، اوڈی گرام، بری کوٹ اور جہان آباد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

سکندر اعظم کے دور میں یونانی مورخین نے اس علاقہ کا ذکر اس کے دریا کی نسبت سے کیا تھا جو

اور ضلعی انتظامیہ پر مشتمل دیگر سرکاری اہلکاروں کی تعیناتی عمل میں لائی گئی۔ وادی میں بہتا ہوا آئینہ دریائے سوات اشو کے پہاڑی سلسلے سے شروع ہوتا ہے اور پوری وادی کو سیراب کرتا ہے۔ وادی کا اہم ترین مقام سیدو شریف ہے۔ وادی سوات کے قدرتی مناظر، سحر انگیز آبشاریں، حسین و جمیل جھیلیں اور شاداب و سیراب گلستان سیاحوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں۔ وادی کے لوگ سادہ لوح اور نہایت مہمان نواز ہیں جو ایک عظیم ثقافتی ورثے کے وارث ہیں۔

سوات کس طرح جایا جائے؟

آپ چاہیں تو براستہ پشاور (160 Kms) یا پھر براستہ اسلام آباد (250kms) سوات جاسکتے ہیں۔ زیادہ تر سیاح جو سوات جاتے ہیں وہ پہلے تاریخی شہر پشاور ضرور آتے ہیں جو کہ صوبہ خیبر پختون خوا کا دارالخلافہ ہے، پشاور میں ایک بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی موجود ہے، جہاں پر مختلف بین الاقوامی پروازوں کی آمد و رفت ہے جیسے آمارات، قطر اتحاد اور اس کے علاوہ ہماری قومی ایئر لائن پی آئی اے بھی شامل ہے۔ آپ سوات گاڑی کرائے پر لے کر بھی جاسکتے ہیں جو کہ مقامی طور پر با آسانی دستیاب ہیں۔ ڈیو (Daewoo) بس سروس بھی اسلام آباد اور پشاور سے سوات جاتی ہے۔ سوات جانے کا سب سے سستا ترین ذریعہ پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال ہے جو کہ با آسانی دستیاب ہے۔

کہاں جایا جائے؟ کیا دیکھا جائے

سیدو شریف

سیدو شریف ڈسٹرکٹ سوات کا اہم ترین شہر ہے جہاں ڈسٹرکٹ کے تمام اہم سرکاری مراکز واقع ہیں۔ شہر کے مرکز میں ایک میوزیم تعمیر کیا گیا ہے جسے سیدو میوزیم کہتے ہیں جہاں گندھارا تہذیب

کے خوبصورت نمونے اور مہاتما بدھ کے نادر مجسمے آج بھی قدیم تہذیبوں کی منظر کشائی کرتے ہیں ۔سیدوشریف میں واقع ایئر پورٹ سے مختلف پروازیں اسلام آباد' پشاور اور دوسرے بڑے شہروں کیلئے ہوتی ہیں۔

کچھ فاصلے پر واقع بریکوٹ سے ایک راستہ جنوب کی جانب مشہور کڑاکڑ پاس سے ہوتا ہوا بونیر اور شہباز گڑھی (پشاور) میں نکلتا ہے۔

سرینا ہوٹل

سرینا ہوٹل کی تاریخی عمارت 1936 میں تعمیر کی گئی ۔یہ عمارت والیِ سوات نے اپنے وزراء کیلئے بنائی جسے بعد میں ایک جدید ہوٹل کی شکل دے دی گئی ۔یہ ہوٹل جدید سہولتوں سے آراستہ 45 کمروں پر مشتمل سیاحوں کی سکونت کا ایک اہم مقام ہے۔

مینگورہ

مینگورہ وادی سوات کا سب سے بڑا شہر ہے۔دریائے سوات کے کنارے واقع یہ شہر سطح سمندر سے 984 میٹر بلند ہے ۔یہ شہر ہمیشہ سے ہی سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ملکہ الزبتھ نے اس شہر کو پاکستان کے سوئٹزرلینڈ کا خطاب دیا۔1956 میں ریاست سوات میں اٹلی کے مشہور آثار قدیمہ ڈاکٹر ٹوچی کی زیرنگرانی ایک ٹیم نے سوات کے آثار قدیمہ کی کھدائی کی جس میں علی گرام اور مینگورہ میں گندھارا تہذیب کے کئی آثار ظاہر ہوئے اور ان سے بے شمار قیمتی نوادرات برآمد کی گئیں ۔یہ آثار 1000 سال قبل از مسیح کی تاریخ پیش کرتے ہیں اور انہیں بٹ کڑا اول اور بٹ کڑا دوم کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مالاکنڈ

مالاکنڈ ریجن صوبہ خیبر پختونخوا کا رقبے کے لحاظ سے ایک تہائی ہے جس میں 7 ڈسٹرکٹ ہیں جن میں چترال' دیر بالا' لوئر دیر' سوات' بونیر' شانگلہ اور مالاکنڈ شامل ہیں۔یہ علاقہ اپنے اندر ایک عظیم تاریخ سموئے ہوئے ہیں جو کئی ہزار سالوں پر محیط ہے۔326 قبل از مسیح میں سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کرتے وقت اسی علاقہ کا استعمال کیا۔علاقے میں گندھارا اور بدھ مت تہذیب کے کئی آثار ملتے ہیں۔مالاکنڈ ایجنسی کے داخلی راستے پر واقع درگئی اور مالاکنڈ فورٹ اس علاقے کی ثقافتی خوبصورتی کے مظہر ہیں۔مالاکنڈ کے گردونواح میں موجود گھنا اور سرسبز و شاداب جنگل آنکھوں کو فرحت بخشتا ہے۔مالاکنڈ اور اسے متصل علاقے اپنے خوبصورت قدرتی مناظر اور تاریخی ورثے کی وجہ سے ایک منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔علاقے کی زمین زرخیز جس میں جابجا پھلوں کے باغات اور لہلہاتے کھیت کسی خواب کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

چکدرہ

چکدرہ دریائے سوات کے شمال میں سوات سے لوئر دیر کے داخلی راستے پر واقع ایک قصبہ ہے پشاور اور سیدوشریف سے بالترتیب 130 کلومیٹر اور 48 کلومیٹر پر واقع یہ قصبہ 3500 سالوں سے گندھارا بدھ مت اور ہندوشاہی تہذیبوں کا اہم مرکز رہا ہے۔چکدرہ فورٹ کے قریب ایک پہاڑ پر واقع چرچل پوسٹ برطانوی وزیر اعظم ونسٹن چرچل کا بحیثیت جنگی نامہ نگار مسکن رہی۔چکدرہ سے

مرغزار

سیدوشریف سے 13 کلومیٹر کے فاصلے پر ایلم پہاڑی کے نیچے واقع مرغزار ایک قصبہ ہے۔1940 کے اوائل میں سنگ مرمر سے بنایا گیا ایک محل اس قصبے کی شان و شوکت اور جاہ و جلال کا مظہر ہے۔اس محل کو اب ایک شاندار ہوٹل کی شکل دی گئی ہے جو تمام جدید سہولتوں سے آراستہ ہے۔سوات کی طرف جانے والی سڑک سے ایک راستہ اسلام پور گاؤں کی جانب نکلتا ہے۔اسلام پور اور اس سے متصل علاقے اپنی صحت بخش جڑی بوٹیوں اور جنگلی حیات کی وجہ سے نہایت مشہور ہے۔کالام کی جانب سفر کرتے ہوئے اکثر سیاح فضا گھٹ میں قیام کرتے ہیں۔

مالم جبہ

سطح سمندر سے 8700 فٹ کی بلندی پر واقع مالم جبہ سکی (Ski) کرنے کا ایک اہم تفریحی مقام ہے۔قراقرم پہاڑی سلسلے کے دامن میں واقع یہ مقام نہ صرف تفریح کے سامان میسر کرتا ہے بلکہ یہ قدیم تہذیبوں کا ایک اہم مرکز بھی رہا ہے۔اس جگہ ایک بھرپور تفریحی مقام میں تبدیل کرنے کیلئے درج ذیل سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے۔

- 52 کمروں پر مشتمل جدید ہوٹل
- سکی کرنے کے پلیٹ فارم
- چیئر لفٹ (جو کہ 800 میٹر لمبائی پر ہے اور 9200 فٹ سطح سمندر سے بلند ہے)
- سکیٹنگ کرنے کیلئے برفانی تختے
- ریسٹورنٹ جن میں پاکستانی اور کانٹینٹل کھانے دستیاب ہیں۔
- ٹیلیفون کی سہولت
- پینے کے لیے چشموں کا صاف پانی

مالم جبہ کا موسم بڑا لطف انگیز ہوتا ہے۔موسم گرما میں 25-1 سینٹی گریڈ درجہ حرارت اس علاقے کی سبز چراگاہوں' صنوبر اور دیودار کے گھنے جنگلوں کی بڑھوتی کی بنیادی وجہ ہے۔موسم سرما میں یہاں برف باری ہوتی ہے جو اس جگہ کی خوبصورتی کو مزید سحر انگیز کر دیتی ہے۔موسم سرما میں درجہ حرارت 5 سے 10 سینٹی گریڈ تک چلا جاتا ہے۔سطح سمندر سے 2600 فٹ کی بلندی پر واقع بدھ مت تہذیب کے سٹوپا اور خانقاہیں اپنی نوعیت کے منفرد آثار قدیمہ ہیں۔یہ آثار قدیمہ (Ski Resort) کے مخالف جانب ایک پہاڑی پر واقع ہے اور 310x500 میٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔یہ تفریحی مقام ٹریکنگ (Tracking) کیلئے بھی مشہور ہے۔مالم جبہ سے دو راستے نکلتے ہیں جو ٹریکنگ کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ایک راستہ وادی گوربندھ اور شانگلہ ٹاپ سے گزرتا ہے جو مالم جبہ سے 18 کلومیٹر تک ہے اس راستے

سے پیدل یا جیپ پر شانگلہ ٹاپ پہنچا جاسکتا ہے۔ شانگلہ شاپ سے ایڈونچر کے شوقین قراقرم ہائی وے پر بھی جاتے ہیں۔ دوسرا راستہ وادی سونا کو جاتا ہے جو مالم جبہ سے 17 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ راستہ صنوبر، آڑو اور سیب کے گھنے جنگلات سے گزرتا ہوا وادی کے دامن میں نکلتا ہے۔

مالم جبہ کس طرح جایا جائے؟

مالم جبہ Ski Resort اسلام آباد سے 300 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہیں جو کہ تقریباً 6 گھنٹے کے ڈرائیو پر واقع ہے۔ تقریباً 45 کلومیٹر کے فاصلے پر سیدو شریف میں ایک چھوٹا ائیر پورٹ موجود ہے جہاں سے اسلام آباد سے روزانہ پی آئی اے کی پرواز جاتی ہے (پروازیں براستہ پشاور آتی ہے) یہاں پر ایک heli-pad بھی موجود ہے۔

دریائے سوات

آریان تہذیب میں سواستو (ٹھنڈا پانی) اور آج کا دریائے سوات، کالام میں اوشو اور اتروٹ کے

ملاپ سے ہوتا ہے اور 160 کلومیٹر کا سفر کرتے ہوئے چکدرہ کے مقام پر نکلتا ہے۔ دریائے سوات کی کل لمبائی 250 کلومیٹر ہے۔ جو کالام سے شروع ہو کر چارسدہ کے مقام پر دریائے کابل میں جا گرتا ہے۔ دریائے سوات وادی کی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور پوری وادی کو اپنے پانی سے سیراب کرتا ہے۔ وادی سوات کے سرسبز اور لذیذ مچھلی اسی دریا کی مرہون منت ہے۔

ماہی گیری

ماہی گیری سوات کے لوگوں کے اہم کاروباری پیشوں میں سے ایک ہے۔ دریائے سوات سے پکڑی گئی ٹراؤٹ نہ صرف یہاں کے مکین استعمال کرتے ہیں بلکہ اسے پاکستان کے دوسرے شہروں میں بھی ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔ وادی کالام سمیت سوات کے مختلف علاقوں میں لوگ تفریح کے طور پر بھی مچھلی پکڑتے نظر آتے ہیں۔ مچھلی پکڑنے کا اجازت نامہ آسانی سے فشریز ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آثار قدیمہ

سوات نے عہد قدیم میں اس وقت نمایاں ترقی کی جب یہاں بدھ مت کو عروج حاصل تھا۔ چینی سیاح ہیونگ سانگ نے اپنے سفرناموں میں اس علاقے کا رقبہ 833 میل ظاہر کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ علاقہ اس وقت موجودہ سوات کے علاوہ دریائے سندھ کے مغرب کی طرف کی پہاڑوں اور کوھستان کے علاقوں تک پھیلا ہوا تھا۔ 630ء میں جب ہیون سانگ نے بدھ مت کے دور زوال میں اس علاقہ کو دیکھا تو اس کی چودہ سو خانقاہیں ویران دکھائی دیتی تھیں۔ بدھ مت کے جس قدر آثار سوات میں ملے ہیں اتنے آثار پاکستان کے کسی اور علاقہ میں نہیں ملے۔ یہ آثار چکدرہ سے شروع ہو کر سیدو شریف اور کالام تک پھیلے ہوئے ہیں جبکہ ان کی زیادہ تعداد بری کوٹ، اوڈی گرام، سیدو شریف اور مالم جبہ میں دریافت ہوئی ہے۔ چکدرہ سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع آج کا بری کوٹ شہر دور قدیم میں بازیرہ کے نام سے مشہور تھا۔ سکندر اعظم جب اس چھوٹی ریاست پر حملہ آور ہوا تو اس کے باشندوں نے سکندر کی افواج کا جواں مردی سے مقابلہ کیا لیکن جب وہ یونانیوں کی فوجی چال بازیوں کا شکار ہو کر اپنی محفوظ پناہ گاہوں سے نکل کر میدان میں مقابلہ کے لیے آئے تو وہ یونانی فوج کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اس علاقے سے دریافت ہونے والے آثار قدیمہ میں سکندر اعظم کے دور کے سکے بھی ملے ہیں۔

گمبت سٹوپا

گمبت سٹوپا بری کوٹ سے جنوب کی طرف ۹ کلومیٹر کے فاصلے پر وادی کنڈاک میں واقع ہے۔ یہ سوات کے بہترین محفوظ سٹوپوں میں سے ایک ہے۔ سٹوپا کے چاروں طرف ایک تنگ راستہ موجود ہے جو عبادت کے دوران طواف کے لیے بنایا گیا تھا۔

ایلم پہاڑ

سطح سمندر سے 2811 میٹر کی بلندی پر پہاڑ ہندوؤں کی ایک مقدس جگہ ہے۔ یہ پہاڑ عمودی ڈھلوان لئے کئی چھوٹی بڑی پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ ایلم پہاڑ کے قریب املوک درگاہ میں بھی ایک قدیم سٹوپا موجود ہے جہاں مختلف آثار قدیمہ دیکھے جاسکتے ہیں۔

سوان سنگراں

سوان سنگراں ایک ہندو تہوار ہے جو ہر سال جوگیا نو سر پہاڑی پر منایا جاتا ہے۔ جوگیا نو سر ایلم پہاڑی سلسلے کا سب سے اونچا پہاڑ ہے جو 9200 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں موجود ایک جگہ جو رام تخت کے نام سے مشہور ہے ہندوؤں کا ایک مقدس مقام ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ رام چند جی مہاراج اپنی بیوی سیتا کیساتھ یہاں سکونت پزیر رہا ہے۔

بریکوٹ سے سیدو شریف جاتے ہوئے 3 کلومیٹر کے فاصلے پر شنگر دار سٹوپا واقع ہے۔ شنگر دار سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایل چٹان ہے جس پر بدھ مت تہذیب کے نقش ونگار ملتے ہیں۔ مزید 6 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور چٹان ہے جس پر 3000 سال پرانے نقش ونگار مختلف جانوروں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہاں پر کچھ ایسے نقش ونگار بھی ملتے ہیں جس میں کچھ انسانوں دو پہیوں والا چھکڑا اور رتھ چلاتے نظر آرہے ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان نقش ونگار کا تعلق قدیم تہذیب سے ہے۔

چکدرہ سے سیدو شریف جاتے ہوئے رستے میں 'لنڈا کے' کے نام سے ایک جگہ ہے جہاں غیر ملکی رجسٹریشن کی سہولت دستیاب ہے۔ تمام غیر ملکی سیاح سب سے پہلے یہاں آکر اپنی رجسٹریشن کراتے ہیں جس کے بعد انہیں آگے جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہاں سے 7 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک سڑک نموگرام کو نکلتی ہے۔ نموگرام میں ایک اور پہاڑ پر واقع بدھ خانقاہ سے پورے علاقے کو

بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں پر تین بڑے اور کئی چھوٹے چھوٹے سٹوپا ہیں۔ بدھ مت کے اہم ترین آثار قدیمہ میں سے ایک بت کڑا سٹوپا ہے جو سیدو شریف کے قریب واقع ہے۔ یہ سٹوپا دوسری صدی قبل مسیح میں اشوکا نے کروایا جس کے بعد اسے کئی دفعہ مرمت کروایا گیا۔ اٹلی کی ماہر

شہرت رکھتا ہے۔ چار باغ پارک، شہداء پارک مینگورہ اور ڈھاڈرا پارک اپنی فرحت بخش خوبصورتی کی وجہ سے مقامی لوگوں اس سیاحوں کے اہم تفریحی مقامات ہیں، ڈھاڈرا پارک اپنے ۱۰۰ سالہ صنوبر کے درختوں کے حوالے سے کافی مشہور ہے۔

آثار قدیمہ کی ایک جماعت نے 1955 میں اس کی کھدائی کی جس میں دریافت ہونے والے مختلف عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ اس سٹوپا کی آخری دفعہ 8 ویں صدی میں مرمت کی گئی۔ مینگورہ سے مردان جاتے ہوئے 18 کلومیٹر کے فاصلے پر غالیگئی کے قریب بدھا کا دیو قامت مجسمہ زمانہ قدیم کی منظر کشی کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ اسی طرح کا ایک اور مجسمہ جانا آباد گاؤں کے جنوب مغرب میں واقع ایک سرخ پہاڑی میں نقش کیا ہوا ہے۔ یہ مجسمہ منگلور کے شمال مشرق میں تقریباً 5 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہے جو مالم جبہ جانے والی سڑک سے بھی نظر آتا ہے۔ سیدو شریف سے چکدرہ جاتے ہوئے 8 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک قصبہ ہے جسے زمانہ قدیم میں "اورا" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ جو بعد میں سکندر اعظم کی فوج کشی کا نشانا بنا۔ ہندو شاہی دور میں ۸ ویں سے ۱۰ ویں صدی عیسوی تک یہ علاقہ سوات کا دارالخلافہ رہا۔ ۱۹۵۰ء میں اٹلی کے ماہرینِ آثار قدیمہ نے اس جگہ کی کھدائی کی اور ہندو بادشاہ راج گرہ کے قلعے کو دریافت کیا، ۱۹۸۵ء میں ہندو شاہی قلعے کے نیچے سے کھدائی کے دوران ایک مسجد دریافت کی گئی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مسجد اس علاقے کے مشہور عبادت گاہوں میں سے ایک ہے۔

سیدو میوزیم

سیدو میوزیم کو والی سوات نے ۱۸۵۸ء میں تعمیر کروایا جس میں اس وقت اس کے ذاتی نوادرات رکھے گئے۔ اٹلی کے ماہرین آثار قدیمہ نے ۱۹۶۱ء میں جب کھدائی کی تو دریافت کی گئی اشیاء سیدو میوزیم میں ہی محفوظ کی گئیں۔ اس میوزیم کا ڈیزائن اٹلی کے ایک ماہر تعمیرات نے بنایا۔ عمارت کی تکمیل کے بعد وفاقی محکمہ برائے آثار قدیمہ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا اور ۱۹۶۷ء میں اسے ایک بڑی عمارت کی شکل دے دی گئی۔ بدھ مت دور کے علاوہ یہاں قدیم ثقافتی عجائبات اور نوادرات کے آثار قدیمہ بھی محفوظ کئے گئے ہیں۔

دیر میوزیم

دیر کا شمار صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم تاریخی اور ثقافتی علاقوں میں ہوتا ہے۔ دریائے پنج کورا علاقے کا سب سے اہم اور بڑا دریا ہے جو پورے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔ یہ علاقہ بھی گندھارا تہذیب اور سکندر اعظم کی فوج کشی کے حوالے سے مشہور ہے۔ چکدرہ میں واقع دیر میوزیم میں ۲۱۶۱ عجائبات رکھے گئے ہیں جن میں سے ۱۴۴۴ کا تعلق گندھارا تہذیب سے ہے۔ اس میوزیم میں رکھے گئے عجائبات میں بدھ مت دور کی کتابیں، نوادرات، عبادتی نشانات اور بدھا کے مجسمے شامل ہیں۔

پارک

سوات اپنے سرسبز و شاداب اور سدا بہار باغات اور سبزہ گاہوں (parks) کی وجہ سے بھی بڑی

قیمتی پتھروں کی کانیں

وادی سوات کی ایک اور خوبصورتی اس کے دلکش قیمتی پتھر اور معدنیات ہیں جو پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ یہاں سے نکلنے والے قیمتی پتھروں میں سلفائیڈ آکسائیڈز، ہائیڈرو آکسائیڈز، نائٹریٹس، کاربونیٹس، بوریٹس، سلیکیٹس اور دیگر پتھر شامل ہیں۔ یہاں سے نکلنے والے زمرد کا شمار دنیا کے قیمتی ترین پتھروں میں ہوتا ہے جس کی کانیں مینگورہ کے قریب ملتی ہیں۔

امان درہ ہیڈ ورکس

بالائی سوات کا نہری نظام امان درہ ہیڈ ورکس سے شروع ہوتا ہے جس کی تکمیل ۱۹۱۸ء میں زیر عمل لائی گئی۔ ۶ کلومیٹر لمبی یہ نہر امان درہ سے شرو ہو کر مالاکنڈ کو سیراب کرتی ہے۔
یہاں سے 3.5 کلومیٹر لمبی بینٹن سرنگ مالاکنڈ کے پہاڑوں کے ایک جانب سے گزرتی ہوئی درگئی کے بجلی گھروں میں جا ملتی ہے۔

اہم معلومات

وادی سوات میں جدید مواصلاتی نظام، پبلک کال سنٹرز، ڈاکخانے اور موبائل نیٹ ورکس کا وسیع نظام ہے۔ وادی سوات کے کچھ اہم علاقوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- سیدو شریف ٠٩٤٦
- بشام ٠٩٩٧
- چترال ٠٩٤٣
- کالام ٠٩٤٦

ممنوعات

- علاقے میں کسی بھی جگہ فوجی تنصیبات، پلوں اور ائیر پورٹس کی تصویریں کھینچنا ممنوع ہے۔
- خواتین کی تصویریں مت بنائیں جب تک وہ خود اجازت نہ دیں۔
- رات کو سفر سے اجتناب کریں۔
- دریا میں تیرنے سے گریز کریں۔
- مچھلی پکڑنے کے لیے فشنگ نیٹس (Fishing Nets)، بارود کا استعمال ممنوع ہے۔

2011
Spirit of Swat

Provincial Disaster Management Authority

Provincial Reconstruction, Rehabilitation & Settlement Authority (PaRRSA)

Government of Khyber Pakhtunkhwa   www.pdma.gov.pk